۱۳۵واں باب

انفاق میں ریاکاری سے بچنے کی تلقین

[سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ ۲۶۱ تا۲۷۳]

۱۸۸ جس احسان کے پیچھے جتلانا نہ ہو

۱۹۰ نام ونمود کے لیے خرچ کرنا آخرت کا انکار ہے

۱۹۲ صدقات وخیرات سے ریاکاری، احسان داری اور ایذارسانی

۱۹۳ مال حلال ہو اور استطاعت کے مطابق بہترین ہو

۱۹۴ انفاق فی سبیل اللہ حکمت ہے

۱۹۵ نذر پوری کرنا اور غریبوں کی مدد رازداری سے کرنا

۱۹۷ ہمہ وقتی دین کے سپاہی

۱۳۵واں باب

انفاق میں ریاکاری سے بچنے کی تلقین

مدینے میں مجتمع مہاجرین وانصار جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر اسلام کو سربلند کرنے کا عزم کیا ہے، وہ اپنے دین کی بقا کی جنگ کے لیے ایک نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ دو ابواب پہلے تک [یعنی ۱۳۱ویں باب] سورہ بقرہ جہاد کی ترغیب کے ساتھ اہلِ مدینہ کو ریاست مدینہ کی سلامتی، خوش حالی اور بقا کے لیے انفاق [یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے] پر آمادہ کر رہی تھی۔ اللہ رب العالمین نے چاہا کہ انفاق سے قبل جہاد کے موضوع کی کماحقہ تکمیل ہو چناں چہ سورہ محمد/سورہ قتال نازل فرمائی جس میں پوری قوت سے اللہ کی راہ میں کٹ مرنے کے عزم کو تازہ کیا گیا۔ پھر پچھلے باب میں سورہ بقرہ آیت الکرسی کے ساتھ اُس بنیادی فلسفے کو ذہنوں میں تازہ کر گئی کہ جس کو پھیلانے اور بلند کرنے کے لیے امتِ مسلمہ کو وجود بخشا گیا ہے۔

اب گفتگو پھر اُسی انفاق کے موضوع کی طرف پلٹتی ہے۔ بات واضح کی جاچکی ہے کہ دینار و درہم کے بندے، اللہ کے بندے نہیں بن سکتے، جو دنیا اور اُس کی رنگینیوں پر مرمٹے ہیں وہ اسلام کے لیے کسی کام کے نہیں ہیں، کچھ گرم کھانے، بستر اور بانہیں، سانس لیتے خزانے اور ہٹو بچو کے نعرے لگانے والے اِن کی زندگیوں کا حاصل ہے۔ جن کے نزدیک اللہ کی رضاجوئی دنیا کی ہر نعمت سے بڑھ کر ہے وہی اللہ کی راہ میں بغیر کسی ستایش کی تمنا کے اپنی زندگی، جان، مال، خواہشات اور اَنا کی قربانی دے سکتے ہیں۔ آگے کی آیات ایسے ہی مخلصین کی تربیت و تزکیے کا سامان لے کر آئی ہیں، تین رکوع مسلسل اللہ والی شخصیتوں کی تعلیم و تعمیر کے لیے وقف ہیں۔

جس احسان کے پیچھے جتلانا نہ ہو

فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ مال خرچ کرنے والوں کی تحسین فرمائی جارہی ہے، فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ کی مد میں وہ تمام کام آجاتے ہیں جو اللہ کی خوش نودی کے لیے کیے گئے ہوں، اس میں اپنے والدین اور گھر والوں کے سوا رشتہ داروں اور غربا و مساکین پر خرچ کے علاوہ نیکی کے وہ تمام کام جن میں اللہ کے دین کی تبلیغ و اشاعت، اُس کے قیام، غلبے اور

توسیع کے تمام امور شامل ہیں مگر سب سے افضل جہاد بالسیف کے لیے اپنے مال کو خرچ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ انفاق کی ترغیب کے ساتھ یہ بھی واضح کر رہے ہیں کہ نظام کائنات کو چلانے اور تمھارے بال بچوں اور ماں باپ رشتے داروں اور غریبوں کو کھلانے کے لیے اللہ تمھارا محتاج ہے اور نہ اُس کا دین اپنی توسیع اور اشاعت کے لیے تمھارا دستِ نگر ہے، وہ غنی ہے لیکن وہ اس کی مرضی اور منصوبے سے چلتی ہوئی دنیا میں اپنے نام لیواؤں کا امتحان لینا چاہتا ہے۔ وہ یہ بھی واضح کرتا ہے کہ جو کچھ اور جتنا کچھ اور جس نیت اور خوش دلی کے ساتھ تم مال خرچ کرتے ہو، دِلوں کا حال جاننے والا کسی چیز سے بے خبر نہیں رہتا۔

اللہ کی راہ میں جو ایک روپیہ بھی خرچ کرے گا اور پھر نہ احسان جتائے گا اور نہ ہی چرچا کرے گا اور نہ کسی بھی طور اِس دنیا میں اس کے کسی اجر کا طالب ہو گا، ہاں مگر اللہ سے خیر و برکت طلب کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ایسے خرچ کو اللہ نمو اور افزائش بخش کر، جس طرح ایک دانے سے سات سو دانے پیدا کرتا ہے اُسی طرح اپنی راہ میں آنے والے ایک روپے کو نمو بخش کر اپنی بے اندازہ اور بڑی شان کے مطابق اربوں کھربوں گُنا زیادہ کر کے واپس کرے گا۔ سات سو گنا تو محض مثال کے لیے کہا گیا ہے۔ اِس کے برخلاف جو احسان جتائے گا، دل آزاری کرے گا اور اپنے خرچ کا اہلِ دنیا سے دنیا ہی میں بدلے کا طالب ہو گا تو حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے قیامت کے روز کلام تک نہیں کرے گا اور اپنی رحمت سے محرُوم رکھے گا، جو اپنی خیر خیرات پر احسان جتلاتا ہو۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَ اللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَاۤ اَذًى ؕ وَ اللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾

وہ مال، جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اُس ایک دانے کی مانند ہے، جسے بویا گیا تو اُس سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے تھے! اور اللہ کسی کو جتنی چاہے فراوانی عطا فرما دے۔ اللہ کھلے ہاتھ والا، علیم بھی ہے ○ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور پھر اِس خرچ کے پیچھے کسی احسان کا اظہار ہوتا ہے نہ دل آزاری، ایسے لوگوں کی جزا اُن کے رب کے پاس ہے اور اُن کو نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ کوئی ملال ○ ایک میٹھا بول اور معافی اُس سے بہتر ہے، جس کے پیچھے ایذا رسانی ہو۔ اور اللہ بے نیاز اور بردبار ہے ○

وہ مال جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اُس ایک دانے کی مانند ہے، جسے بویا گیا تو اُس سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے تھے! سنو! اِن سات سو دانوں کی کیا بات، اللہ اِخلاص سے معمور کسی کے بھی حسنِ عمل کی جزا میں مزید جتنی چاہے فراوانی عطا فرما دے۔ اعمال کی جزا میں عطا کرنے کے لیے وہ کھلے ہاتھ والا، اعمال کو جانچنے اور پرکھنے کے لیے علیم وخبیر بھی ہے ○ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں مستحق ناداروں پر خرچ کرتے ہیں اور پھر اِس خرچ کے پیچھے اُن ناداروں پر کسی احسان کا اظہار ہوتا ہے نہ طعنوں سے دل آزاری، ایسے عالی ظرف لوگوں کی جزا تو بس اُن کے رب ہی کے پاس ہے اور روزِ محشر جب لوگوں کو اندیشے اور خوف ستائیں گے، اُن کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی ملال ○ مانگنے میں تم سے جو آداب واخلاق سے تجاوز کر جائیں اُن سے ایک میٹھا بول اور تمھاری خیر خیرات سے فائدہ اُٹھانے والوں کی ناپسندیدہ باتوں پر معافی کی روش اُس خیرات سے بہتر ہے، جس کے پیچھے طعنے مارے جائیں اور ایذا رسانی ہو۔ سارے جہان کو دینے والا اللہ بے نیاز اور بردبار ہے وہ اپنے بندوں میں بھی یہی صفت پسند کرتا ہے ○

نام و نمود کے لیے خرچ کرنا آخرت کا انکار ہے

آگے نام و نمود کی خاطر خرچ کرنے والوں کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ وہ نام تو اِس بات کا کما رہے ہیں کہ بڑے اللہ والے ہیں دیکھو کتنا مال اللہ کی راہ میں غریبوں میں بانٹ رہے ہیں، لوگوں سے اپنی تعریف سننے کے خواہش مند ہیں، جن کو دیا ہے اُن سے توقع کرتے ہیں کہ وہ اُن کا شکریہ ادا کریں گے اور اُن کی بات مانیں گے۔ اِس تعریف اور نام وری کی بنیاد پر سوسائیٹی میں اپنے لیے ایک چودھری کا منصب اور اسمبلی میں اپنے لیے ایک سیٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ چہ خوب، اُنھوں نے جس مقصد کے لیے کیا وہ اُن کو حاصل ہوا یا نہیں، اللہ کو اس سے کیا غرض اور اِس سے بھی کہ دولت کی کتنی مقدار خرچ کی، یہ اُن کا کام تھا وہ جانیں کہ اُنھوں نے کتنی عمدگی اور چالاکی سے اپنا کام کیا اور مطلوبہ نتائج حاصل کر پائے! اِن نام و نمود اور دنیاوی اغراض کے لیے خرچ کرنے والے کے مقابلے میں ایک دوسرا شخص اپنی ضروریات کو پسِ پشت ڈال کر، تکلیف برداشت کرکے اپنی محبوب چیز اللہ کی راہ میں خیرات کرتا ہے اور جس کو دیتا ہے اُس سے شکریے کا بھی طالب نہیں اور کوشش کرتا ہے کہ اُس کے اِس کام کا چرچا نہ ہو اور اللہ اُس کے اِس نذرانے کو قبول کرکے آخرت کی بخشش اور اجر کا سزاوار ٹھہرا دے۔

پہلے شخص کی مثال اُس دنیا کے طالب بے وقوف کسان جیسی ہے کہ جس نے ایک بلند چٹان پر جمی مٹی کی ایک ہلکی

سی تہہ پر بیج بوئے، بارانِ رحمت (زوردار بارش) مٹی ہی کو نہیں، بیجوں کو بھی بہالے گئی۔ جب کہ دوسرے شخص کی مثال اُس اللہ والے دانش مند کسان کی ہے جس نے زرخیز وادی میں خوب اچھی زمین تیار کر کے بیج بوئے ہیں، مالک نے ہلکی سی پھوار بھی برسادی تو بھی عمدہ فصل ملے گی اور زوردار رحمت برس گئی تو وارے نیارے ہیں۔

بات اتنی سادہ نہیں اور یہیں ختم نہیں ہو گئی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس نے احسان جتائے اور خیر، خیرات وصول کرنے والوں کو اپنے روّیے اور باتوں سے تکلیف اور ایذادی تو اِس کا مطلب صاف ہے کہ وہ آخرت کے اجر کا طالب نہیں تھا، آخرت پر اُس کا ایمان معتبر نہیں ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾ وَ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾

اے ایمان والو، اُس شخص کی طرح اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دل دکھا کر ملیامیٹ نہ کرو، جو اپنا مال لوگوں کے درمیان نام و نمود کے لیے خرچ کرتا ہے۔ اللہ اور روز آخرت پر اُس کا کوئی ایمان نہیں۔ ایسے شخص کی تمثیل ایک چٹان کی سی ہے جس پر مٹی ہو، پھر اس پر زوردار بارش ہو جو اس کو بالکل سپاٹ چٹان چھوڑ جائے۔ بالکل اسی طرح اُن کو اپنی کمائی میں سے کچھ بھی پلے نہیں پڑے گا۔ اور اللہ منکرین کی رہ نمائی نہیں کرتا ○ جو لوگ اپنا مال اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے دل کی پوری خوشی کے ساتھ خرچ کرتے ہیں، ان کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی وادی میں ایک باغ ہو اگر زور کی بارش ہو جائے تو دوگنا پھل لائے، اور اگر زور کی بارش نہ بھی ہو تو ایک معمولی پھوار ہی کافی ہو جائے۔ تمھارے اعمال پر اللہ کی گہری نظر ہے ○

پس، اے ایمان والو، اللہ کی راہ میں اُس ہی سے اجر و امید کی توقع کے ساتھ دیے گئے اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور طعنوں سے دل دکھا کر اُس شخص کی طرح ملیامیٹ نہ کر دو، جو اپنا مال لوگوں کے درمیان نام و نمود

کے لیے خرچ کرتا ہے۔ وہ اپنے ایمان اور اسلام کے کتنے ہی دعوے کرے حقیقت یہ ہے کہ اللہ اور روزِ آخرت پر اُس کا کوئی ایمان نہیں۔ایسے شخص کی تمثیل ایک چٹان کی سی ہے جس پر اچھی فصل اور زراعت کے قابل کچھ مٹی [نیکیاں، خیر، خیرات] کی ایک تہہ ہو، پھر اس پر زور دار بارش ہو جو اس کو بالکل سپاٹ چٹان چھوڑ جائے۔ بالکل اسی طرح روزِ محشر ان ریاکاروں کو اپنے نیک اعمال کی کمائی میں سے کچھ بھی پلے نہیں پڑے گا۔اور اللہ ایمان باللہ سے محروم اور یومِ آخرت کے انکاریوں کو سیدھی طرح نیکیاں کرنے کی رہ نمائی نہیں کرتا○اِس طرزِ عمل کے مقابلے میں، جو لوگ اپنا مال صرف اور صرف اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے مال کے ہاتھ سے نکلنے پر کسی تکلیف کے شائبہ احساس کے بغیر دل کی پوری خوشی کے ساتھ خرچ کرتے ہیں، ان کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی وادی میں ایک باغ ہو۔ اگر زور کی بارش ہو جائے تو دوگنا پھل لائے، اور اگر زور کی بارش نہ بھی ہو تو ایک معمولی پھوار ہی اچھی فصل کے لیے کافی ہو جائے۔جان لو کہ تمھارے اعمال اور اُن کے پسِ پردہ نیتوں پر اللہ کی گہری نظر ہے○

صدقات و خیرات سے ریاکاری، احسان داری اور ایذا رسانی

کسی فوج میں ایک عقلمند اور تیز آدمی زندگی لگا دے، جنرل بن جائے، ریٹائرمنٹ قریب ہے، بچے ابھی چھوٹے ہیں، امید کرتا ہے کہ بڑی پنشن اور انعامات کے ساتھ ریٹائر ہو گا، بچوں کی تعلیم مکمل اور اُن کے لیے بھی اعلیٰ عہدے، بیٹیوں کی شادی، شاندار رہائش، بڑا کاروبار بہت سارے ارمان ہیں جو پورے ہونے کے منتظر ہیں، ایک غلطی کر بیٹھتا ہے کورٹ مارشل ہو جاتا ہے، اب جیل میں ہے کوئی پنشن نہیں، پھانسی گھر منتظر ہے!

آخرت کے طالب بندے کا کام اللہ کی رضا اور مغفرت حاصل کرنے کے لیے اخلاص و محنت سے اُس کے اور اُس کے رسول کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق نیکیوں کے ساتھ زندگی گزار دینا ہے۔ بندہ مالک کی رضا کے لیے خوب اپنی دولت لٹاتا ہے وہ اپنے مالک سے امید کر سکتا ہے کہ وہ راضی بھی ہو جائے گا اور مغفرت بھی مل جائے گی پر وہ اُس کی فیاضی سے فائدہ اُٹھانے والوں کو اپنے احسان اور اپنی نیکیاں گنواتا ہے، نادان نے اللہ کے یہاں اپنا کورٹ مارشل کرا لیا۔ ایک تیز آتشیں بگولے کو دعوت دی ہے کہ اُس کے خرمنِ زندگی کو جلا کر راکھ کر دے، بڑھاپا ہے اور بچے ابھی چھوٹے ہیں! ہائے 'دنیادار اللہ والے' کی کیسی ناکامی اور بربادی کی بات ہوئی..

........نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم!

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمۡ اَنۡ تَكُوۡنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنۡ
نَّخِيۡلٍ وَّ اَعۡنَابٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا
الۡاَنۡهٰرُۙ لَهٗ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِۙ وَ
اَصَابَهُ الۡكِبَرُ وَ لَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖۚ
فَاَصَابَهَآ اِعۡصَارٌ فِيۡهِ نَارٌ فَاحۡتَرَقَتۡ ؕ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ
٣٦٤ تَتَفَكَّرُوۡنَ ﴿٢٦٦﴾

کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ اُس کے پاس کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو، نہریں جسے سیراب کرتی ہوں اور ہر قسم کے پھلوں سے بھرا ہوا ہو، بڑھاپے نے اُسے آن لیا ہو اور کم سن بچے ناتوان ہوں اور ایسے میں ایک تیز بگولہ اُس باغ کو آجائے اور اُسے جلا ڈالے، اس طرح اللہ اپنی آیات تمھارے سامنے کھول کر بیان کرتا ہے، شاید کہ تم غور و فکر کرو ۝ ٣٦٤

کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ اُس کی اللہ کی راہ میں بیش از بیش خیر، خیرات کی مثال احسان جتانے اور دل آزاریوں کے باعث اُس شخص کی مانند ہو جائے جس کے پاس کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو، نہریں جسے سیراب کرتی ہوں اور ہر قسم کے پھلوں سے بھرا ہوا ہو، بڑھاپے نے اُسے آن لیا ہو اور کم سن بچے اپنی ناتوانی کے باعث ابھی کسی لائق نہ ہوں اور ایسے میں ایک تیز بگولہ اُس باغ کو آجائے اور اُسے جلا کر خاکستر کر ڈالے، اس طرح کی قابل فہم مثالوں کے ذریعے اللہ اپنی آیات تمھارے سامنے کھول کر بیان کرتا ہے، شاید کہ تم غور و فکر کرو ۝ ٣٦٤

مال حلال ہو اور استطاعت کے مطابق بہترین ہو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا
مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبۡتُمۡ وَ مِمَّاۤ
اَخۡرَجۡنَا لَـكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ ۖ وَ
لَا تَيَمَّمُوا الۡخَبِيۡثَ مِنۡهُ
تُنۡفِقُوۡنَ وَلَسۡتُمۡ بِاٰخِذِيۡهِ اِلَّاۤ
اَنۡ تُغۡمِضُوۡا فِيۡهِ ؕ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ
اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيۡدٌ ﴿٢٦٧﴾

اے ایمان والو، اپنے پاکیزہ مال میں سے جو تم نے کمائے ہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اُس پیداوار میں سے بھی جو ہم نے زمین میں سے تمھارے لیے نکالی ہے۔ اور سنو، اپنے مال میں سے بہترین چیز اللہ کے لیے نکالو، ایسا خیال بھی نہ کرنا کہ خبیث و بے ہودہ [substandard] چیزیں خیر، خیرات کے لیے، جنھیں تم کسی سے ہرگز لینا پسند نہ کرو، ہاں اگر چشم پوشی کرلو تو اور بات ہے۔ اور یہ بات جان لو کہ اللہ کو [کسی نذر و نیاز اور خیر خیرات کی] کوئی ضرورت نہیں ہے اور وہ عطا اور قبول میں بہترین اوصاف رکھتا ہے ۝

اے ایمان والو، اپنے پاکیزہ حلال مال میں سے جو تم نے بغیر کسی زیادتی اور کسی کا حق مارے کمائے ہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اُس پیداوار میں سے بھی خرچ کرو جو ہم نے زمین میں سے تمھارے لیے نکالی ہے۔ اور سنو، اپنے مال میں سے بہترین کو الٹی کی چیز اللہ کے لیے نکالو، ایسا خیال بھی نہ کرنا کہ بہتر کو الٹی کی چیزیں تمھارے اپنے مصرف اور تجارت کی ترقی کے لیے ہوں اور خبیث و بے ہودہ substandard چیزیں خیر، خیرات کے لیے، جنھیں تم کسی سے ہر گز نہ خرید و اور نہ ہی تحفے میں [پرانے کپڑے اور ٹوٹے برتن] مفت لینا پسند کرو، ہاں اگر چشم پوشی کر لو تو اور بات ہے۔ ایسا کر کے اللہ کو خوش کرنے کی بے سود کوشش نہ کرنا۔ یہ بات جان لو کہ اللہ کو تمھاری خیر خیرات کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور وہ عطا اور قبول میں بہترین اوصاف رکھتا ہے ○

انفاق فی سبیل اللہ حکمت ہے

اَلشَّیۡطٰنُ یَعِدُکُمُ الۡفَقۡرَ وَ یَاۡمُرُکُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ ۚ وَ اللّٰہُ یَعِدُکُمۡ مَّغۡفِرَۃً مِّنۡہُ وَ فَضۡلًا ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۶۸﴾ یُّؤۡتِی الۡحِکۡمَۃَ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَ مَنۡ یُّؤۡتَ الۡحِکۡمَۃَ فَقَدۡ اُوۡتِیَ خَیۡرًا کَثِیۡرًا ؕ وَ مَا یَذَّکَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۲۶۹﴾

شیطان فقر سے ڈراتا اور شرم ناک کاموں پر لگاتا ہے، جب کہ اللہ تم سے اپنی مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔ اللہ بڑے کھلے ہاتھ رکھتا ہے اور جاننے والا بھی ہے۔ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے، اور جس کو حکمت مل گئی تو اُسے تو خیر کثیر عطا کر دی گئی۔ ہماری اِن نصیحتوں سے تو صرف وہی لوگ فایدہ اُٹھاتے ہیں، جو عقل والے ہیں ○

شیطان تمھیں اللہ کی راہ میں خرچ سے روکنے کے لیے فقر اور تنگ دستی سے ڈراتا اور بخیلی اور بے حیائی کے شرمناک کاموں پر لگاتا ہے، جب کہ اللہ تمھیں نیک راہوں پر اُس کی خوش نودی کے لیے خرچ کرنے پر اُکساتا ہے جس کے بدلے اپنی مغفرت اور مال میں فضلِ مزید اور برکت کا وعدہ کرتا ہے۔ اللہ اپنے بندوں کو نوازنے کے لیے بڑے کھلے ہاتھ رکھتا ہے اور جاننے والا بھی ہے کہ کس کو کیا اور کب کتنا دینا ہے۔ جس کو چاہتا ہے اس خرچ کی افادیت کا شعور اور اِس کام کی حکمت عطا کرتا ہے، اور جس کو حکمت مل گئی تو اُس کے کیا کہنے، اُسے تو خیر کثیر کی بے پایاں دولت عطا کر دی گئی۔ ہماری اِن نصیحتوں سے تو صرف وہی لوگ فایدہ اُٹھاتے ہیں، جو عقل والے ہیں ○

اوپر تحریر آیات میں چند بڑی عقل اور بڑے کام کی باتیں ترتیب سے ہیں، ایک، ایک کر کے ذہن میں بٹھائیں:

- شیطان ڈراتا ہے کہ خیر خیرات سے تمھارے مال میں کمی آئے گی۔
- شیطان نیکی کے کاموں پر کنجوسی اور گناہ، نام و نمود اور بے حیائی کے کاموں پر خرچ کرنا سکھاتا ہے۔
- مالک الملک فی سبیل اللہ خرچ کرنے والوں سے گناہوں کی معافی اور مزید فضل کا وعدہ کرتا ہے۔
- جو اللہ کی اوپر مذکورہ بات کو سمجھ جاتا ہے اور یقین کر لیتا ہے، وہ حکمت کو پا لیتا ہے
- جس کو حکمت مل گئی اُسے بڑی نعمت مل گئی۔
- جو کچھ اوپر سطور میں تحریر ہے، اللہ کی جانب سے نصیحتیں ہیں۔
- نصیحتوں سے فائدہ صرف اور صرف اہلِ دانش کو ہوتا ہے۔

[مذکورہ بالا شرائط پر پورا اترنے پر ایک اَن پڑھ شخص اہلِ دانش میں شمار ہو سکتا ہے جب کہ بڑی ڈگریوں والے پروفیسر، بڑے عہدوں والے افسر، بڑے سیاست داں، صحافی اور اینکرز اکثر اپنے آپ کو نرا جاہل ثابت کرتے ہیں]

نذر پوری کرنا اور غریبوں کی مدد رازداری سے کرنا

اگلی آیہ مبارکہ میں نذر پوری کرنے اور خیر خیرات رازداری سے کرنے کی بابت احکام ہیں۔ کسی شخص کا خواہش کے پورا ہونے یا کہیے کہ مُراد کے بر آنے پر کسی ایسے خرچ یا کسی ایسی خدمت کو اپنے اوپر واجب کر لینے کا عہد جو اس کے ذمّے فرض نہ ہو نذر ماننا یا منّت کہلاتا ہے۔ اگرچہ ممنوع نہیں مگر نذر یا منت ماننا اسلام میں پسندیدہ بھی نہیں ہے

مصیبت ٹل جانے کے لیے قربانی یا مال و دولت کی خیرات کی نذر: کوئی اس طرح اللہ سے کہے [نذر مانے] کہ اگر میرا (کوئی رشتہ دار، ماں باپ، بیٹا بیٹی، شوہر، بیوی، دوست وغیرہ) بیماری سے شفایاب ہو گیا تو اللہ کے لیے ایک بکرا ذبح کروں گا یا ایک لاکھ روپیہ خیرات کروں گا، ناپسندیدہ ہے مگر نذر پوری کرنی ہو گی کیوں کہ یہ عہد ہے اور عہد کو پورا کرنا لازم ہے اگر گناہ نہ ہو۔ متفق علیہ حدیث ہے: نذر نہ مانو اس لیے کہ نذر تقدیر سے کسی چیز کو دور نہیں کرتی، سوائے اس کے، کہ نذر کی وجہ سے بخیل کچھ مال خرچ کر دیتا ہے [بخاری و مسلم]

گناہ کے کام کی نذر: کسی گناہ کے کام کی نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ، قسم کا کفارہ ہے [سنن ابو داود]

کام پورا ہونے پر شکرانے کی نذر :اگر کسی مسلمان کو مصیبت سے نجات مل گئی، یا کسی خطرناک بیماری سے شفا مل گئی یا اُسے کوئی نعمت وانعام [اولاد، امتحان میں کام یابی، پروجیکٹ مکمل ہو گیا] بطور شکرانے کے اللہ سے یہ کہے [نذر مانے] کہ میں نیکی کا یہ کام کروں گا تو اِس نیکی کو اُسے کرنا ہو گا جیسا کہ، اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ بندوں کے بارے میں فرماتا ہے يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ يَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا [سُوْرَةُ الدَّهْرِ/اَلْاِنْسَان؛ ٧:٧٦] یہ وہ لوگ ہونگے جو (دُنیا میں) نذر پُوری کرتے ہیں، اور اُس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہو گی

کہا جا رہا ہے کہ جو بھی تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو، اللہ کو اُس کا علم ہے اور جو لوگ اس کام سے تمھیں روکتے اور بخیلی پر اُکساتے ہیں، اللہ کے مقابلے میں اُن کا کوئی مدد گا نہ ہو گا، مدینے کے ماحول میں جہاں یہ آیات اتری ہیں، اشارہ منافقین کی جانب رہا ہو گا جو انصار کو مہاجرین کی مدد کرنے اور جہاد کے لیے وسائل جمع کرنے سے ہچکچا رہے تھے۔

جو کچھ غریبوں کی مدد چھپ چھپا کر کرنے میں عمدگی کی بات ہے، وہ بہت واضح ہے، جو بات غور طلب ہے وہ یہ کہ اکثر لوگ ہندو یا عیسائی تو دور کی بات ہے اپنے رشتہ داروں میں بھی اگر کسی سے مسلک کا اختلاف ہو تو اُس کی مدد کرنے سے اجتناب کرتے ہیں۔ قرآن مجید اَنفاق کے ضمن میں یہ بات صاف طور پر کہہ رہا ہے کہ خیر خیرات کا معاملہ ہدایت سے کوئی تعلق نہیں رکھتا، جو ضرورت مند بھی تمھارے دائرے میں آجائے اُس کی مدد کرنا چاہیے۔ یہ ہدایت مدینے میں اُس وقت آئی جب مسلمان اپنے غیر مسلم رشتے داروں اور عام غیر مسلم ضرورت مندوں کی مدد کرنے کے بارے میں جاننا چاہتے تھے کہ یہ جائز ہے یا نہیں اللہ اس کو قبول کرے گا یا نہیں؟ کہا گیا کہ ان لوگوں کے دلوں میں ہدایت اُتار دینے کی ذمہ داری تم پر نہیں ہے، آیئے آیات مبارکہ کو دیکھیے:

وَ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَ يُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ	تم جو بھی خرچ کرتے ہو اور جو بھی نذر پوری کی ہو، اللہ کو اُس کا علم ہے، اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں۔ اگر اپنے صدقات لوگوں کے سامنے دو، تو یہ بھی اچھا ہے لیکن اگر چھپ چھپا کر غریبوں کو دو، تو یہ تمھارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ اِس طرح خیرات کرنے سے تمھارے بہت سے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں،

وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ

اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اُس سے باخبر رہتا ہے اُن کی ہدایت یابی تمھاری ذمّے داری نہیں ہے بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم خیرات میں خرچ کرتے ہو وہ تمھاری ہی اپنی فلاح کے لیے ہے۔

تم جو بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو اور جو بھی اللہ کی بارگاہ میں نذر پوری کی ہو، اللہ کو اُس کا علم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اگر مستحقین کو اپنے صدقات لوگوں کے سامنے دو تو یہ بھی اگر نیت صاف ہے اور دوسروں کو نیکی پر ابھارنے کے لیے ہو تو اچھا ہے، لیکن اگر چھپ چھپا کر ضرورت مند غریبوں کو دو تو یہ تمھارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ اِس طرح خیرات کرنے سے تمھارے بہت سے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اُس سے باخبر رہتا ہے ○ مسکینوں اور ضرورت مندوں کی مدد کے لیے اُن کے سیدھے رستے پر ہونے کی شرط نہ لگاؤ، اُن کی ہدایت یابی تمھاری ذمّے داری نہیں ہے بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم خیرات و صدقات میں خرچ کرتے ہو وہ تمھاری اپنی فلاح کے لیے ہے۔

ہمہ وقتی دین کے سپاہی

ریاستِ مدینہ کے ابتدائی ایّام میں ایسے لوگ جن کے پاس معاش کے لیے کچھ نہیں تھا اور جنھوں نے اپنے اوقات اور صلاحیتوں کو کاملاً رسول اللہ ﷺ کے سپرد کر دیا تھا کہ وہ اُن سے دینِ اسلام کی جس طرح چاہیں خدمت لیں۔ اِن میں بڑے باکمال اور جیّد صحابہؓ بھی شامل تھے۔ اِن کے رہنے بیٹھنے کے لیے ایک چبوترہ بنا دیا گیا تھا جسے صُفّہ کہتے تھے، جس کی نسبت سے یہ لوگ اصحابِ الصفّہ کہلاتے تھے۔ اِن کا کوئی مشاہرہ نہیں تھا، اہلِ مدینہ اِن کی ضروریات پوری کرنے کے لیے نبی ﷺ کو اعانت مہیا کرتے تھے، لیکن ابتدائی برسوں میں بڑی تنگی سے گزر بسر ہوتی تھی۔ یہ لوگ ہر نوع کی خدمت انجام دینے کے ساتھ نبی ﷺ سے قرآن اور آپؐ کی گفتگو اور طور طریقوں سے حکمت دین سیکھتے تھے۔ ابوہریرہؓ بھی انھی اصحاب الصفّہ میں سے ایک تھے۔ نبی ﷺ کی وفات کے بعد یہ حلقہ ختم ہو گیا۔

اگلی آیہَ مبارکہ میں مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ کے لیے یہ لوگ تمھاری توجہ کے مستحق ہیں۔ خیبر کی فتح کے بعد عمومی تنگ دستی دور ہو گئی تھی اور ایران و روم کی فتوحات کے بعد خوش حالی نے ڈیرے ڈال دیے اور ایک عرصے تک اِس مد کی ضرورت باقی نہ رہی۔

وَمَا تُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يُّوَفَّ اِلَيۡكُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۷۲﴾ لِلۡفُقَرَآءِ الَّذِيۡنَ اُحۡصِرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ ضَرۡبًا فِى الۡاَرۡضِ يَحۡسَبُهُمُ الۡجَاهِلُ اَغۡنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعۡرِفُهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ ۚ لَا يَسۡـَٔلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ﴿۲۷۳﴾ ۳۷ع

اور بس خرچ کرتے وقت یہ ضرور پیشِ نظر رہے کہ اس کے ذریعے اللہ کی رضا حاصل ہو۔اور جو کچھ مال تم خیرات میں خرچ کروگے، اس کا پُورا پُورا بدلہ تمھیں دیا جائے گا اور ہر گز تمھاری حق تلفی نہ ہوگی ○ اللہ کی راہ میں تمھارے خرچ سے فایدہ پانے کے ایسے تنگ دست لوگ زیادہ حق دار ہیں جو اللہ کے دین کے کاموں میں ایسے مصروف ہوگئے ہیں کہ اپنی معاش کے لیے معاشرے میں کوئی جد و جہد نہیں کر سکتے۔ان کی بے نیازی دیکھ کر اِن کے حال و مصروفیات سے بے خبر آدمی گمان کرتا ہے کہ یہ مال دار ہیں تم ان کی ضرورت کواِن کے چہروں سے پہچان سکتے ہو۔وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے۔اور اُن پر جو کچھ بھی مال تم خرچ کروگے وہ اللہ سے پوشیدہ نہ رہے گا ○ ۳۷ع

بس خرچ کرتے وقت یہ ضرور پیشِ نظر رہے کہ اس کے ذریعے اللہ کی رضا اور اُس کا تقرب حاصل ہو،اور کچھ نہیں۔جو کچھ مال تم خیرات میں خرچ کروگے، آخرت میں اس کا پُورا پُورا بدلہ تمھیں دیا جائے گا اور ہر گز تمھاری حق تلفی نہ ہوگی۔اللہ کی راہ میں تمھارے خرچ سے فایدہ پانے کے ایسے تنگ دست لوگ زیادہ حق دار ہیں جو اللہ کے دین کے قیام، استحکام اور فروغ کے کاموں میں ایسے مصروف ہوگئے ہیں کہ اپنی معاش کے لیے معاشرے میں کوئی فارغ وقت نہ پانے کے باعث جد و جہد نہیں کر سکتے۔ان کی بے نیازی، قناعت، اطمینان اور خودداری دیکھ کر اِن کے حال و مصروفیات سے بے خبر آدمی گمان کرتا ہے کہ یہ مال دار ہیں اگر تم بھی کسی طور اللہ کے دین کی سربلندی کے کام میں مصروف ہو تو ان کی ضرورت کو اِن کے چہروں سے پہچان سکتے ہو، وگرنہ یہ بصیرت اندھوں کو حاصل نہیں ہوتی۔ضرورت کے باوجود وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے۔اُن پر جو کچھ بھی مال تم خرچ کروگے وہ اللہ سے پوشیدہ نہ رہے گا ○ ۳۷ع

☆☆☆☆☆

یہاں پہنچ کر سُوۡرَةُ الۡبَقَرَة کے ۳۷ رکوع مکمل ہو جاتے ہیں جو مدینے میں ہجرت کے ابتدائی دو برسوں میں نازل ہوئے۔اگلے دو رکوع فتح مکہ کے بعد ہجرت کے نویں برس میں آئیں گے جب کہ ۴۰واں رکوع مکے میں آچکا تھا۔